بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مختصر حالات......حضرت مشکل آسانؒ قندر ہار شریف

حضرت سید شاہ شیخ علی سانگڑے سلطان مشکل آسانؒ کی ولادت 770ھ تا 780ھ کے درمیان قندھار شریف ضلع ناندیڑ میں ہوئی۔آپ کا سلسلۂ نسب چودھویں پشت میں حضرت سید احمد کبیر رفاعی معشوق اللہؒ سے ملتا ہے۔حضرت سید احمد کبیر رفاعیؒ کے دو پوترے حضرت حاجی سیاح سرورِ مخدومؒ اور حضرت مشکل آسانؒ قندہار شریف میں آرام فرما ہیں۔دونوں بزرگوں کے زمانے میں 80 تا 90 سال کا فرق نظر آتا ہے۔حضرت مشکل آسانؒ کے پردادا حضرت ابراہیم سپہ سالارؒ حضرت سرورِ مخدومؒ کے ہم عصر تھے۔ وہ دونوں ایک مدت تک دہلی میں حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہیؒ سے فیض پایا اور سید ابراہیم سپہ سالارؒ کو حضرت نظام الدین اولیاءؒ شیخ کے لقب سے سرفراز فرمایا جو آپ کے پڑپوتے نے بھی اپنے نام کے ساتھ شیخ کو مربوط و منسلک رکھا۔اصل نام سید شاہ شیخ علیؒ ہے۔

حضرت مشکل آسانؒ کا لقب سانگڑے سلطان ہونے سے متعلق مختلف روایات بیان کی جاتی ہیں۔ایک روایت یہ ہے کہ ہندوستان کی شمال مغربی سرحد پر سانگڑ، نامی قبیلہ تھا۔اس قبیلہ نے آپ کو طریقت میں اپنا رہنما مانا اور سانگڑے سلطان' کہہ کر مخاطب کیا۔دوسری روایت کے مطابق صوبۂ سندھ میں ایک قصبہ سانگڑ یہاں کے لوگ آپ کے علم و کمال کے حلقہ بگوش ہو کر اپنے گاؤں کی رعایت سے سانگڑے سلطان کے نام سے یاد کرتے تھے۔تیسری روایت کا تعلق قلعہ دولت آباد سے ہے۔ یہاں پر ایک شخص تھا جس کا نام 'سنگڑ' تھا اس نے سفلی عملیات سے اسلامی عقائد میں خرابی پیدا کی تھی۔آپ سے متاثر ہو کر وہ آپ کا فرمانبردار ہو گیا۔اس لئے آپ سانگڑے سلطان کہلائے۔ چوتھی روایت: ایک قسم کا برچھا نما لانبا ہتھیار جس کو سانگ یا سانگڑ کہتے ہیں جو آپ ہمیشہ اپنے ہاتھ میں بطور عصا رکھتے جس کی وجہ سے سانگ یا سانگڑے سلطان کا لقب وجود میں آکر شہرت پذیر ہوتا گیا۔

حضرت مشکل آسانؒ اپنے دور کے ایک بڑے عالم، فاضل ہونے کے علاوہ وہ صاحب تصنیف بھی تھے۔لیکن افسوس کے تاراجی اور ویرانی کی وجہ سے حضرت کے تصانیف مفقود ہو گئیں۔حضرت کے کچھ مکتوبات کو آپ کے بھانجے سید شاہ ضیاء الدین عبدالکریم بیاباںؒ کی کتاب 'مطلوب الطالبین' میں پائے جاتے ہیں۔حضرت مولانا شاہ رفیع الدین قندھاریؒ نے اپنی کتاب 'انوار القندھار' میں حضرت مشکل آسانؒ کی کتاب 'عین الجمال' کا ذکر بھی کیا ہے۔

حضرت مشکل آسانؒ کے ایک مرید خاص محمد ابراہیم تھے جو تاجر تھے۔تجارت کے ضمن میں بحری جہاز سے سفر کر رہے تھے۔ جہاز طوفان میں پھنس گیا۔انہوں نے حضرت مشکل آسانؒ سے مدد چاہی۔اس پریشانی کا حال حضرت کو بذریعہ کشف معلوم ہوا۔حضرت نے دعاء فرمائی اور دعا قبول ہوئی۔ مال کے ساتھ منزل تک بخیریت پہنچنے کے بعد محمد ابراہیم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔لیکن اسوقت تک آپ کا وصال ہو چکا تھا۔محمد ابراہیم تاجر نے ہی مسجد، خانقاہ اور گنبدی تعمیر کروائی۔

کہا جاتا ہے کہ حضرت مشکل آسان کا وصال 876ھ میں بمقام قندھار شریف 8 رصفر کو ہوا۔آپ کا اور آپ کے صاحبزادگان کا عرس ہر سال صفر المظفر کی 8 تا 10 بصد عقیدت و احترام منایا جاتا ہے۔آپ کا مزار روضۂ خورد (چھوٹی درگاہ) کے نام سے زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

حضرت مشکل آسانؒ کے تین صاحبزادے ہوئے۔سید عظیم الدین، سید احمد منجلے چلہ دار اور سید معین الدین۔حضرت کے بڑے فرزند سید عظیم الدین کو حکومت میں وزارت ملی تھی۔آپ شان و شوکت کیساتھ جب اپنے والد گرامی سے ملنے کے لئے آئے تو حضرت کو یہ شان و شوکت پسند نہ آئی۔آپ نے ان کے حق میں دعا فرمائی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ وزارت چھوڑ کر وہ یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ذکر الٰہی کی کثرت سے ان کا دل اکثر دھڑکتا تھا۔اس لئے آپ 'شاہ دھڑک' کے نام سے مشہور ہوئے۔

حضرت کے سب سے چھوٹے صاحبزادے سید معین الدینؒ کی طبیعت جلالی تھی۔اس لئے آپ 'شاہ کڑک' کے نام سے مشہور ہوئے آپ کی یہ کرامت مشہور ہے کہ آپ کے حکم سے دیوار نے جاندار کی طرح حرکت کی تھی۔ان دونوں حضرات کے مزارات قندھار شریف میں مغرب کی جانب واقع ہیں۔حضرت کے منجلے صاحبزادے سید احمدؒ جن کا مزار اپنے والد کے مزار کے مقابل درگاہ کے احاطہ میں ہے۔آپ ہی سے حضرت کا سلسلۂ نسب و بیعت آگے بڑھا۔اس وقت کے حضرت مولانا سید شاہ انوار اللہ حسینی رفاعی القادری قبلہ حضرت مشکل آسان قدس سرہ العزیز کی اولاد میں نسباً پوتے اور سجادہ نشین و متولی ہیں۔آپ ہی کی نگرانی میں 590 واں عرس شریف 8 صفر تا 10 صفر 1446 ہجری مطابق 14 تا 16 اگست 2024ء کو منایا جا رہا ہے۔

خواجہ معین الدین اقبال